بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس
منعقدہ جمعۃ المبارک مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۶ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
(۱)	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۳
(۲)	سردار نواب خان ترین نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف عہدہ۔	۴
(۳)	اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشینوں کا تقرر۔	۴
(۴)	رخصت کی درخواستیں۔	۴
(۵)	میر ہمایوں خان مری، وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر	۶

جلد ششم — شمارہ اوّل

بلوچستان صوبائی اسمبلی

۱۔ مسٹر اسپیکر — مسٹر محمد سرور خان کاکڑ
۲۔ ڈپٹی اسپیکر — آغا عبدالظاہر

افسران اسمبلی

۱۔ سکریٹری :۔ اختر حسین خان
۲۔ ڈپٹی سکریٹری :۔ محمد حسن شاہ

معزز اراکین کی فہرست جنہوں نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ مسز فضیلہ عالیانی
۲۔ مس پری گل آغا (وزیر)
۳۔ مسٹر آبادان فریدوں آبادان (مشیر)
۴۔ میر عبدالغفور بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۵۔ میر عبدالکریم نوشیروانی (// //)
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو (// //)
۷۔ آغا عبدالظاہر
۸۔ میر احمد خان زہری
۹۔ سردار احمد شاہ کھیتران (وزیر)
۱۰۔ مسٹر ارجن داس بگٹی
۱۱۔ مسٹر عصمت اللہ خان موسیٰ خیل
۱۲۔ سردار بہادر خان بنگلزئی (وزیر)
۱۳۔ مسٹر بشیر مسیح (پارلیمانی سیکرٹری)
۱۴۔ سردار چاکر خان ڈومکی
۱۵۔ سید داد کریم
۱۶۔ سردار دینار خان کرد
۱۷۔ حاجی عید محمد نوتیزئی
۱۸۔ میر فتح علی عمرانی
۱۹۔ حاجی ظریف خان مندوخیل پارلیمانی سیکرٹری
۲۰۔ سردار نثار علی (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۱۔ جام میر غلام قادر خان (وزیر اعلیٰ)
۲۲۔ ملک گل زمان خان کاسی (مشیر)
۲۳۔ میر ہمایوں خان مری (وزیر)
۲۴۔ مسٹر اقبال احمد کھوسہ (پارلیمانی سیکرٹری)
۲۵۔ سردار خیر محمد خان ترین
۲۶۔ میر محمد علی رند

۲۷۔ ڈاکٹر حیدر بلوچ (وزیر)
۲۸۔ ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر)
۲۹۔ میر محمد نصیر مینگل (وزیر)
۳۰۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۳۱۔ سردار محمد یعقوب خان ناصر (وزیر)
۳۲۔ ملک محمد یوسف پیر علیزئی (وزیر)
۳۳۔ میر نبی بخش خان کھوسہ
۳۴۔ مسٹر نصیر احمد خان باچا
۳۵۔ مسٹر ناصر علی بلوچ (پارلیمانی سیکرٹری)
۳۶۔ میر نور احمد خان مری (" ")
۳۷۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ (وزیر)
۳۸۔ نواب تیمور شاہ جوگیزئی (وزیر)
۳۹۔ سردار نواب خان ترین

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۶ء بوقت سہ پہر ساڑھے چار بجے زیر صدارت جناب محمد سرور خان کاکڑ اسپیکر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از قاری سید افتخار احمد کاظمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَاٰتِ ذِی الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۝

پ ۱۵ ع ۳ (سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ:۔ اور قرابتداروں کو بھی ان کا حق دو، اور مسکین کا بھی، اور مسافر کا بھی حق دو، اور فضول خرچی نہ کرو، بلاشبہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی بند ہوتے ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔

اور تم اپنے ہاتھ کو بالکل گردن سے نہ باندھ لو اور بالکل کھلا بھی نہ رکھو۔ کیونکہ تم پھر ملامت زدہ تہی دست ہو کر رہ جاؤ گے یعنی خرچ میں میانہ روی اختیار کرو،

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

حلف عہدہ

مسٹر اسپیکر:- اب صوبائی اسمبلی کے نئے منتخب شدہ رکن سردار نواب خان ترین صاحب اپنے عہدہ کا حلف اٹھائیں گے۔
معزز رکن یہاں تشریف لا کر حلف اٹھائیں۔ اور بعد میں رجسٹر میں اپنے دستخط بھی ثبت فرمائیں۔

(معزز رکن نے اپنے عہدہ کا حلف اٹھایا)

اعلانات

مسٹر اسپیکر:- اب کچھ اعلانات ہیں جو سیکریٹری اسمبلی پڑھ کر سنائیں گے

اسمبلی کے موجودہ اجلاس کیلئے صدر نشینوں کا تقرر

مسٹر اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت جناب اسپیکر نے حسب ذیل اراکین کو اسمبلی کے **اس اجلاس کیلئے** علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:-

۱۔ مسٹر نصیر احمد باچا
۲۔ حاجی محمد شاہ مردان زئی
۳۔ حاجی عبد محمد نو تیزئی
۴۔ میر فتح علی عمرانی

رخصت کی درخواستیں

سیکریٹری اسمبلی:- پرنس محی خان نے درخواست ارسال کی ہے کہ:-

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۶ء سے پانچ یوم کی رخصت منظور
فرمائی جائے کیونکہ چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر
ان ایام میں شرکت کرنے سے قاصر ہوں۔

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:- یہ درخواست میر ذوالفقار علی مگسی کی طرف سے ہے کہ:۔
چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر اسمبلی کے ۱۳ ۔ جون
۱۹۸۶ء سے شروع ہونے والے اجلاس میں شرکت
سے قاصر ہوں۔ لہٰذا درخواست ہے کہ پورے
اجلاس کے لیے رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ معزز رکن کے حق میں رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی:- مسٹر صالح محمد صاحب بھوتانی نے درخواست دی ہے کہ
عمرہ کی ادائیگی کے سلسلے میں سعودی عرب جا رہا
ہوں۔ لہٰذا اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں شرکت
نہیں کر سکتا۔ درخواست ہے کہ پورے اجلاس
کے لئے رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر اسپیکر:- کیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی:- میر عبدالنبی جمالی صاحب کی درخواست ہے کہ:۔
مورخہ ۱۳ جون ۱۹۸۶ء کے اجلاس میں شرکت نہیں

کر سکتا۔ لہذا ایک یوم کی رخصت فرمائی جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

میں میر ہمایوں خان مری صاحب وزیر خزانہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایوان میں سال ۱۹۸۶ء ۔ ۸۷ء کے لئے سالانہ بجٹ پیش کریں

میر ہمایوں خان مری (وزیر خزانہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب محمد سرور خان کاکڑ، اسپیکر بلوچستان اسمبلی
جناب جام میر غلام قادر خان صاحب، وزیر اعلیٰ بلوچستان
جناب وزراء صاحبان اور محترم اراکین اسمبلی

السلام علیکم میں نہایت ہی انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہ عزت بخشی کہ آج آپ کے سامنے بلوچستان کا بجٹ پیش کروں۔ پچھلا بجٹ جب میرے پیشرو نے مئی ۱۹۸۵ء میں پیش کیا تھا تو موجودہ حکومت کو تشکیل ہوئے دو ماہ بھی پورے نہیں ہوئے تھے۔ پھر بھی میرے تمام رفقائے کار نے بجٹ بنانے سے پہلے اور بجٹ پر عملدرآمد کے دوران پوری کوشش کی کہ معزز اراکین کے وہ تمام منصوبے شامل ہو جائیں جنہیں وسائل کے اندر رہتے ہوئے اور ممبران اسمبلی کے لئے مختص کی گئی رقم کے اندر اندر شامل کرنا ممکن تھا۔

ہماری منتخب حکومت کا یہ دوسرا بجٹ ہے۔ لیکن اس میں نمایاں پہلو یہ ہے کہ مارشل لاء کا دور ختم ہو گیا ہے۔ اللہ کا فضل ہے کہ اس وقت ملک میں مکمل جمہوریت ہے بلیں سال بعد ہنگامی حالت اٹھالی گئی ہے اور بنیادی حقوق بحال ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم اپنے ملک اور قوم کی بھرپور اور صحیح خدمت کر سکیں اور عوام کی خواہشات کے مطابق پاکستان کو ایک حقیقی اسلامی فلاحی مملکت میں تبدیل کریں۔

میں سب سے پہلے آپ کی خدمت میں موجودہ مالی سال ۱۹۸۶ء-۸۷ء

کے بجٹ میں ہونے والی پیشرفت کا ذکر کروں گا۔ اس سال اخراجات کا تخمینہ دو سو تریسٹھ کروڑ انتالیس لاکھ (۲۶۳،۳۹) اور آمدن کا تخمینہ ایک سو ترانوے کروڑ اٹھاسی لاکھ (۱۹۳،۸۸) روپے تھا۔ اسی طرح ریونیو بجٹ میں خسارے کی رقم انہتر کروڑ پچاس لاکھ (۶۹،۵۰) روپے دکھائی گئی تھی۔

موجودہ مالی سال کے نظرثانی شدہ بجٹ میں جاری اخراجات کا تخمینہ دو سو پچہتر کروڑ پینتالیس لاکھ (۲۷۵،۴۵) روپے اور آمدن کا تخمینہ ایک سو چھیانوے کروڑ بہتر لاکھ (۱۹۶،۷۲) روپے ہے۔ نظرثانی شدہ اخراجات میں اضافے کی وجہ سے خسارہ کی رقم انہتر کروڑ پچاس لاکھ (۶۹،۵۰) روپے سے بڑھ کر اٹھہتر کروڑ تہتر لاکھ (۷۸،۷۳) روپے ہو گئی ہے۔ خسارہ کی رقم میں تقریباً نو کروڑ روپے کا اضافہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ بلوچستان کے ملازمین کو نو کروڑ روپے کے خرچے سے INDEXATION کی مراعات دی گئی ہیں جس سے سرکاری ملازمین کی مجموعی تنخواہوں میں اضافہ ہوا۔

یہ بات ہمارے لیئے خوش آئند ہے کہ صوبائی حکومت نے اپنے اخراجات میں معمولی رد و بدل تو کیا۔ لیکن مجموعی خسارے کی رقم INDEXATION کی اضافی رقم کے علاوہ بڑھنے نہ دی۔ نظرثانی شدہ خسارے کی رقم میں سے اگر INDEXATION کی رقم منہا کر دی جائے، تو نظرثانی شدہ خسارے کی رقم وہی ہو جاتی ہے۔ جو بجٹ بناتے وقت تھی۔ ہماری حکومت نے پوری کوشش کی کہ رقوم ضروری احتیاط کے ساتھ خرچ ہوں۔ ہم نے دوران سال جائز اخراجات میں فراخدلی تو کی۔ لیکن یہ کوشش بھی کی کہ نئے اخراجات سے خسارہ کی رقم مزید نہ بڑھنے پائے۔ حکومت نے مالیاتی نظم FINANCIAL DISCIPLINE پورا سال برقرار رکھنے میں کافی کامیابی حاصل کی۔

موجودہ مالی سال کا سالانہ ترقیاتی پروگرام جب آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا تو اکثر ممبران اسمبلی کا خیال تھا کہ ترقیاتی پروگرام سرکاری ملازمین کا بنا ہوا ہے اور اس میں ممبران اسمبلی کی سکیمیں شامل نہیں ہیں۔ ہمارے بعض ممبران اسمبلی نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ حکومت کا مقصد اسمبلی میں بجٹ پر ربڑ سٹمپ لگوانا مقصود ہے اکثر ممبران اسمبلی بھی سمجھتے تھے کہ ان کا بجٹ میں کوئی عمل دخل نہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان جناب میر جام غلام قادر خان نے بجٹ کی اختتامی تقریر میں اس بات کا واضح اعلان کیا

تھا کہ ہمارا ترقیاتی پروگرام اراکین اسمبلی کی خواہشات کے مطابق ہوگا۔ حکومت نے پوری کوشش کی کہ ترقیاتی پروگرام میں ہر وہ تبدیلی لائی جائے۔ جس سے ممبران اسمبلی کے منصوبے شامل ہو سکیں۔ جناب وزیرا علیٰ صاحب نے کئی اجلاس بلائے اور ذاتی طور پر اس بات کی تسلی کی کہ وہ تمام منصوبے شامل ہو جائیں۔ جنہیں ممبران اسمبلی کے لئے مختص کی گئی رقم کے اندر رہ کر شامل کرنے کی گنجائش ہو۔

میں یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں اس بات میں کامیابی ہوئی ہے۔ ہم سب عوام کی فلاح و بہبود چاہتے ہیں۔ حکومت نے ممبران اسمبلی کی سفارشات کو مدنظر رکھتے ہوئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کو کافی تبدیل کیا۔ نظرثانی شدہ ترقیاتی پروگرام تقریباً چورانوے کروڑ پچپن لاکھ (۹۴۵۵ء۵) روپے کا بنایا گیا۔ اس میں ستائیس کروڑ اڑسٹھ لاکھ (۲۷ء۶۸) روپے ۱۱۰ جاری سکیموں کے لئے اور چھیاسٹھ کروڑ ستاسی لاکھ (۶۶ء۸۷) روپے ۳۰۷ نئی سکیموں کے لئے رکھے گئے ہیں کل ۴۱۷ سکیمیں ہیں۔ ہمارے اندازے کے مطابق تقریباً ۲۰۰ سکیمیں انشاءاللہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ء تک مکمل ہو جائیں گی۔ بعض حلقوں نے حکومت کی اس پالیسی کو جس کے تحت ممبران اسمبلی کے لئے ایک خاص رقم مختص کی گئی تھی تنقید کا نشانہ بھی بنایا۔ لیکن ہمارے پیش نظر صرف ایک بات تھی اور وہ یہ کہ ممبران اسمبلی ہی اپنے علاقوں کی ضروریات کو بہتر سمجھتے ہیں۔ انہیں عوام نے منتخب کیا ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ منصوبے جو ممبران اسمبلی نے اپنے علاقے کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بنائے ہوں ان پر عملدرآمد نہ کیا جائے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ممبران اسمبلی نے اپنے اپنے علاقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حتی الوسع کوشش کی۔ ممبران اسمبلی نے یہ منصوبے اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ عوام کی فلاح و بہبود کے لئے تجویز کئے۔ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ مختلف ضروریات کے پیش نظر ہمارے ممبران اسمبلی کو بعض تکلیف دہ فیصلوں کا انتخاب کرنا پڑا ہوگا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جمہوری عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ پالیسی ہمارے لئے بہترین کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ ہم اسمبلی میں اس لئے جمع ہیں کہ اپنے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے جمہوری عمل کو مستحکم کرنے کے لئے روایتی پالیسیوں سے ہٹ کر کام کریں میں سمجھتا ہوں کہ تمام تر مشکلات کے باوجود یہ منفرد اور کامیاب تجربہ ثابت ہوگا۔

اگلے سال کا بجٹ بناتے وقت بھی ہم نے اسی پالیسی کو مدنظر رکھا۔ اور ممبران اسمبلی کے منصوبوں کے لیے خصوصی رقوم مہیا کیں۔ ہماری حکومت اپنے انداز فکر میں عملی ہے۔ ہم نے صدق دل سے کوشش کی ہے کہ اگلے سال کا بجٹ لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں معاون ثابت ہو

ہماری حکومت نے بلوچستان کے تمام علاقوں کو ترقی کی راہ پر رواں کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ ہمارے وزیراعظم جناب محمد خان جونیجو نے عوام کی فلاح و بہبود اور ان کے بنیادی مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک پانچ نکاتی منشور دیا ہے ہمارے اگلے سال کے بجٹ میں وزیراعظم کے اس منشور کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔

سال ۱۹۸۶-۸۷ کے بجٹ کا تخمینہ چار سو چونسٹھ کروڑ تینتیس لاکھ (۴۶۴٫۳۳) روپے ہے۔ جس میں سے تین سو چھتیس کروڑ تینتیس لاکھ (۳۳۶٫۳۳) روپے جاری بجٹ اور ایک سو اٹھائیس کروڑ (۱۲۸) روپے ترقیاتی پروگرام کے لئے ہیں اگلے سال کا بجٹ موجودہ مالی سال کے نظرثانی شدہ بجٹ سے ۲۵٫۵ فیصد زیادہ ہے۔

میں یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارا بجٹ اور ترقیاتی پروگرام دونوں ہی حکومت کی ترقیاتی کاوش کا آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ریونیو بجٹ کے اخراجات کا زیادہ ہو جانے کا مطلب یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ اخراجات غیر پیداواری ہیں۔ ہمارے ہزاروں سکول، سینکڑوں صحت کے ادارے، ہزاروں میل سڑکوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے اخراجات، ڈیری و پولٹری فارم، زرعی فارم، آبپاشی اور آبنوشی کے سکیموں پر اخراجات ریونیو بجٹ سے ہی پورے ہوتے ہیں۔

میں آپ کی خدمت میں چار سو چونسٹھ کروڑ تینتیس لاکھ (۴۶۴٫۳۳) روپے کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے صوبائی حکومت کی آمدنی کی تفصیل بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ صوبائی حکومت کو سوئی گیس کی ایکسائز ڈیوٹی اور رائلٹی سے تقریباً ۱۰۹ کروڑ روپے کی آمدنی متوقع ہے۔ مرکزی حکومت کے قابل تقسیم محصولات سے بلوچستان کو اکسٹھ کروڑ پچپن لاکھ (۶۱٫۵۵) روپے کی آمدنی کا اندازہ ہے۔ اس کے علاوہ پانچ کروڑ روپے کی گرانٹ بھی صوبائی حکومت کو ملتی ہے۔ حکومت بلوچستان کو صوبائی ٹیکسوں سے چھ کروڑ پینتالیس لاکھ (۶٫۴۵) روپے اور مختلف محکموں کی خدمات کے عوض آمدنی کا اندازہ تیرہ کروڑ اناسی لاکھ (۱۳٫۷۹) روپے ہے۔ حکومت بلوچستان کو ان تمام ذرائع سے کل ایک سو پچانوے کروڑ ترپن لاکھ (۱۹۵٫۵۳) روپے کی آمدنی متوقع

ہے۔ جبکہ اگلے سال جاری اخراجات کا تخمینہ تین سو چھتیس کروڑ تینتیس لاکھ (۳۳۶،۳۳) روپے ہے۔ اس طرح جاری بجٹ میں ایک سو چالیس کروڑ اسی لاکھ (۱۴۰،۸۰) روپے کی رقم ایسی ہے۔ جسے حاصل کرنے کے لئے مختلف ذرائع استعمال کئے گئے ہیں۔ حکومت بلوچستان نے فیصلہ کیا ہے کہ تقریباً ایک کروڑ چونتیس لاکھ (۱،۳۴) روپے کی رقم مختلف محکموں سے گاڑیوں کی خریداری، پٹرول، ٹیلیفون، بجلی کے اخراجات اور فرنیچر وغیرہ سے کم کر دی جائے گی۔ حقیقتاً ہماری قوم نمائشی قسم کے اخراجات برداشت کرنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ ان مدات میں اخراجات کی کمی کا فیصلہ جناب وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر کیا گیا۔

ایک کروڑ چونتیس لاکھ (۱،۳۴) روپے کی کٹوتی کے بعد بقیہ رقم ایک سو انتالیس کروڑ چھیالیس لاکھ (۱۳۹،۴۶) روپے رہ جاتی ہے۔ مرکزی حکومت بلوچستان کو تینتیس کروڑ اناسی لاکھ (۳۳،۷۹) روپے کی رقم تعلیمی ترقی پر گرانٹ کی صورت میں دے رہی ہے۔ اس کے علاوہ پچیس کروڑ چھیالیس لاکھ (۲۵،۴۶) روپے مرکزی حکومت سے گرانٹ کی صورت میں ملنے کی توقع ہے۔ اس طرح خسارے کی رقم اسی کروڑ اکیس لاکھ (۸۰،۲۱) روپے بنتی ہے۔ جو کہ بلوچستان کو مرکزی حکومت فراہم کرے گی۔

اب میں آپ کی خدمت میں ایسی تجاویز اور منصوبوں کی تفصیل پیش کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ جنہیں ہم نے اگلے سال کے بجٹ میں رکھا ہے۔

تعلیم:۔

ہمارے لئے سب سے اہم شعبہ تعلیم کا ہے۔ آپ مجھ سے یقیناً اتفاق کریں گے کہ تعلیم ہماری سماجی بہبود اور معاشرتی تہذیب و معاشی ترقی کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ ناخواندہ معاشرہ کبھی بھی سیاسی و اقتصادی قوت کے طور پر نہیں ابھر سکتا۔ کسی قوم کی ترقی اور عروج کے عمل کو تعلیم ہی سے پرکھا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارا پیارا ملک تعلیمی ترقی میں بہت ہی پیچھے ہے۔ خاصکر بلوچستان کی شرح ناخواندگی ہماری اوسط قومی شرح سے بھی نصف ہے۔ ہم تعلیمی ترقی میں جب تک دوسرے صوبوں کی نسبت کم از کم دگنی کوشش نہیں کریں گے۔ دوسرے صوبوں کے برابر آنے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔ آپ کو یہ جان کر

شاید دکھ ہوگا کہ ہمارے ہاں دیہی علاقوں میں خواتین کی شرح خواندگی تو ایک فیصد سے بھی کم ہے ۔ دیہی علاقوں میں ہزار میں سے بمشکل آٹھ خواتین لکھنا پڑھنا جانتی ہیں۔ کوئی معاشرہ نصف آزاد اور نصف بندھن میں جکڑی ہوئی صورت میں کبھی ترقی کا تصور نہیں کر سکتا ۔

ہم نے تقریباً موجودہ پورا سال وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں تعلیمی پروگرام کی عملاً منصوبہ بندی پر صرف کیا ۔ اگلے سال جاری اخراجات سے تقریباً ترپین کروڑ پچاس لاکھ ۱۰۶۵۰۳۶۵۰ روپے تعلیم پر خرچ ہوں گے ۔ یہ رقم موجودہ مالی سال سے ۲۵ فیصد زیادہ ہے ترقیاتی پروگرام میں بھی تعلیم کی ترقی کے لئے تقریباً دس کروڑ روپے رکھے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ ممبران صوبائی اسمبلی بھی اپنی مختص کردہ رقم میں سے کچھ حصہ تعلیمی منصوبوں کے لئے وقف کریں گے ۔ اب اگلے سال تعلیمی ترقی کے لئے خصوصی اہمیت کی تجاویز پیش کی جاتی ہیں ۔

۱۔ پچاس پرائمری اسکول اور بیس مڈل سکولوں کو بالترتیب مڈل اور ہائی اسکولوں کا درجہ دینے کی تجویز ہے ۔
۲۔ دو سو نئے پرائمری اسکول کھولنے کا ارادہ ہے ۔
۳۔ پانچ سو ایسے پرائمری سکول جہاں اس وقت ایک استاد کام کرتا ہے مزید ایک استاد کا تقرر کیا جائے گا ۔
۴۔ سائنس کے پچاس اساتذہ کی آسامیاں تجویز کی گئی ہیں ۔
۵۔ مختلف کالجوں میں لیکچراروں کی تینتیس نئی اسامیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے
۶۔ پنجگور اور اوتھل میں اساتذہ کی تربیت کے لئے سکولوں کا درجہ بڑھا کر ایلیمنٹری کالج کرنے کی تجویز ہے ۔
۷۔ ماڈل سکول لورالائی کے لئے اساتذہ کی آسامیاں فراہم کی جا رہی ہیں تاکہ چند ماہ میں کلاسیں شروع کی جا سکیں ۔
۸۔ کیڈٹ کالج مستونگ کو بھی اسٹاف مہیا کیا جا رہا ہے ۔ تاکہ کلاسیں شروع ہو جائیں ۔
۹۔ ترقیاتی پروگرام میں چار سو نئے مساجد سکول کھولنے کی تجویز ہے ۔
۱۰۔ بھاگ کالج میں سائنس کلاسیں شروع کرنے کی تجویز ہے ۔ ساتھ ہی تجربہ گاہوں کے لئے کالج کی عمارت میں توسیع کی جائے گی

۱۱۔ خضدار میں بیرائیٹ کے کارخانے سے اب تک حکومت کو کوئی ڈیڑھ کروڑ کے قریب منافع ہوا ہے۔ وزیراعلیٰ نے ہدایت کی ہے کہ اس کارخانے سے ہونے والی آمدنی اس علاقہ کی فلاح و بہبود پر خرچ کی جائے۔ اس رقم سے خضدار میں ماڈل سکول قائم کیا جائے گا سکول کے لئے ۱۱۰ ایکڑ اراضی الاٹ کی جا چکی ہے۔

۱۳۔ تربت میں ماڈل سکول بنانے کا منصوبہ اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کرنے کی تجویز ہے۔

۱۴۔ لورالائی، ژوب، سبی، خضدار اور تربت میں جو پبلک سکول کام کر رہے ہیں۔ ان کی حالت خاص تسلی بخش نہیں پائی گئی۔ وزیراعلیٰ کی خصوصی ہدایات پر ان سکولوں کی عمارات فرنیچر اور اچھے اساتذہ کے تعیناتی کے لئے تقریباً ایک کروڑ روپے کی گرانٹ پچھلے ماہ دی گئی۔ اس رقم سے انشاء اللہ ان سکولوں کی حالت کافی بہتر ہو جائے گی۔

۱۴۔ خضدار انجینئرنگ کالج کی تعمیر میں کافی مشکلات درپیش رہی ہیں ہماری کوشش ہے کہ تعمیر کے کام کے ساتھ ساتھ کلاسیں بھی شروع کی جائیں۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اگلے مالی سال میں اساتذہ کی تعیناتی کی جائے تاکہ اس سے اگلے سال میں باقاعدہ پڑھائی شروع کی جا سکے۔

۱۵۔ ڈویژن کی سطح پر دو مرحلوں میں تعلیمی دفاتر قائم کئے جائیں گے اسی طرح تحصیلوں اور سب ڈویژن سطح پر بھی تعلیمی دفاتر قائم کئے جائینگے

۱۶۔ خواتین کی تعلیمی ترقی کے لئے اگلے سال سے رقوم کی فراہمی پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ تجویز ہے کہ اندرون بلوچستان ہر اس جگہ لڑکیوں کے سکول کی منظوری دے دی جائے گی۔ جہاں پڑھانے کے لئے استانی مل جائے۔ اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے خصوصی کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ خواتین اساتذہ کا بندوبست کریں اسکول کی منظوری فوری مل جائے گی

۱۷۔ بلوچستان ٹیچرز فاؤنڈیشن کے قیام کی تجویز اصولی طور پر منظور ہو چکی ہے محکمہ تعلیم اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوری اقدام کرے گا۔

۱۸۔ دیہی اور شہری علاقوں میں اساتذہ کی تعیناتی کے لئے حکومت نے

تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ عام طور پر اساتذہ دیہی علاقوں میں تعیناتی سے مالی نقصان اٹھاتے ہیں۔ دیہی علاقوں کے اساتذہ کو خصوصی الاؤنس دیئے جائیں گے۔ اس الاؤنس کی شرح اس طرح مقرر کی گئی ہے۔ کہ بلوچستان میں کسی بھی جگہ تبدیلی کی صورت میں اساتذہ کو مالی نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

صحت

تعلیم کے بعد صحت کا شعبہ ہمارے لئے کافی اہمیت رکھتا ہے اگلے مالی سال کے بجٹ میں صحت کے لئے چھبیس کروڑ بتیس لاکھ (۲۶،۳۲) روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ جبکہ موجودہ سال یہ رقم سولہ کروڑ ستر لاکھ (۱۶،۷۰) روپے تھی۔ میں اس شعبہ کی چند اہم تجاویز بھی بتانا چاہوں گا۔

۱۔ بلوچستان کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں ڈبل شفٹ شروع کر دی گئی ہے۔ اس طرح عوام کو شام کے وقت ڈاکٹروں کی سہولت دستیاب ہوگی

۲۔ ژوب، پشین، نوشکی، اوتھل، ڈھاڈر، قلات اور نصیر آباد کے سات ہسپتالوں میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور ایک سرجن اور فزلیشن کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

۳۔ کوئٹہ، لورالائی، پشین، ژوب، کچھی، بیلہ، خضدار، نصیرآباد اور تربت کے نو اضلاع میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر تعینات کئے جائیں گے۔ تاکہ صحت کے ضلعی انتظام میں مزید بہتری ہو سکے۔

۴۔ ادویات اور طبی آلات کی فراہمی کے لئے دس کروڑ اکتیس لاکھ (۱۰،۳۱) روپے کی رقم تجویز ہے جبکہ موجودہ سال یہ رقم پانچ کروڑ چورانوے لاکھ (۵،۹۴) روپے تھی۔

۵۔ سنڈیمن سول ہسپتال کو (C.T. SCANNING) مشین مرکزی حکومت فراہم کرے گی۔

۶۔ ڈاکٹروں کی مزید ایک سو اسامیاں دینے کی تجویز ہے۔

۷۔ سترہ بنیادی صحت کے مراکز کھولے جائیں گے۔

۸۔ ترقیاتی پروگرام میں سبی ہسپتال کے لئے پچانوے لاکھ روپے اور حب ہسپتال کے لئے تیئیس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح کوہلو اور بارکھان کے ہسپتال کے لئے بتیس لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔

۹۔ مرکزی حکومت نے بولان میڈیکل کالج کے لئے دس کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ اگلے سال بولان میڈیکل کالج کی تعمیر میں کافی پیشرفت ہو گی اور ہسپتال کی عمارت کا منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔

۱۰۔ بچوں کے ہسپتال کے لئے شارع عبدالصمد پر دو ایکڑ زمین کا انتظام کر لیا گیا ہے۔ انشاء اللہ ہسپتال کی تعمیر کا کام ایک دوست ملک کے تعاون سے جلد شروع ہو جائے گا۔

۱۱۔ دیہی علاقوں میں اگلے سال سے لیڈی ڈاکٹر، نرس اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر کی تعیناتی کے لئے پوسٹ کے ہونے کی کوئی قید نہیں ہوگی۔ اس کے لئے بھی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو اسامی کی فوراً منظوری دے گی اگر اس علاقہ میں خدمت کے لئے لیڈی ڈاکٹر، نرس یا لیڈی ہیلتھ وزیٹر مل جائے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں حکومت کا پورا ہاتھ بٹائیں۔ اب یہ آپ پر ہے کہ حکومت کی اس فراخدلانہ پالیسی کو کتنا کامیاب بناتے ہیں۔

آبنوشی

بلوچستان میں لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے خصوصی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ سال رواں ترقیاتی پروگرام میں پینے کے پانی کے لئے تقریباً دس کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس رقم سے نوے سکیموں پر کام جاری ہے۔ انشاء اللہ چالیس سکیمیں اسی سال مکمل ہو جائیں گی۔ اگلے سال پینے کے پانی کی باسٹھ سکیمیں ترقیاتی پروگرام میں شامل کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ممبران اسمبلی بھی اپنی مختص کردہ رقوم میں سے پینے کے پانی کی سکیموں کے لئے سفارشات دیں گے۔

باباڈ پروگرام کے تحت پینے کے پانی کی کئی سکیموں پر کام ہو رہا ہے اس سکیموں کے ذریعے (پانچ کروڑ روپے) کے خرچ سے تیرہ پینے کے پانی کی اسکیمیں سال رواں میں مکمل کی جائیں گی۔ اور دو کروڑ روپے کے خرچ سے گیارہ اسکیمیں اگلے سال مکمل کی جائیں گی۔ کویت فنڈ کے تعاون سے کوئٹہ واٹر سپلائی اور گڈانی واٹر سپلائی پر کام زور و شور سے جاری ہے۔ گڈانی واٹر سپلائی اسکیم تو مکمل ہونے کے قریب ہے۔ اس وقت دیہی علاقوں میں آبنوشی کی سکیموں پر عملدرآمد محکمہ آبپاشی و برقیات اور باباڈ کے محکموں کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ کوئٹہ واٹر سپلائی کو ایک نئے ایجنسی واسا کے ذریعے مکمل کیا جارہا ہے پینے کے پانی کی سکیموں کو چونکہ کافی وسعت دی گئی ہے۔ اس لئے حکومت کی تجویز ہے کہ اگلے سال پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا علیحدہ محکمہ قائم کیا جائے گا۔ واسا اور باباڈ بھی اسی نئے محکمے کے ساتھ منسلک ہو جائیں گے۔

زراعت

اللہ تعالیٰ نے بلوچستان کو ایسی آب و ہوا سے نوازا ہے کہ ہر قسم کے پھل (فروٹ) آلو، پیاز، مرچیں، زیرہ اور دوسری اجناس کی فصلیں مثلاً گندم، جوار، باجرہ، مکئی اور چاول وغیرہ اگائی جاتی ہیں۔ بلوچستان میں زراعت کے شعبہ کے ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہم آبپاشی کے وسائل کو بڑھائیں جہاں جہاں زیر زمین پانی دستیاب ہے۔ ایسی تمام وادیوں کو بجلی مہیا کریں اور سیلابی پانی کے استعمال کے لئے اور زمینوں کو کاشت کرنے کے لئے بلڈوزروں کا وسیع استعمال کریں اریگیشن کا محکمہ آبپاشی کی کئی سکیموں پر عملدرآمد کر رہا ہے۔ کویت فنڈ کے تعاون سے بلوچستان کے چالیس اسکیموں پر کام کیا جارہا ہے۔ اب تک بیس سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ ان اسکیموں میں کچھی میں لولائی گز ہرنائی میں منگی اور پنجپائی میں آبدی خاص قابل ذکر ہیں۔ بوستان درہ کی سکیم مکمل ہونے کے قریب ہے۔ عالمی بنک کے تعاون سے بھی تقریباً چالیس کروڑ روپے کے منصوبہ پر کام شروع ہے۔ اس منصوبہ کے تحت مسلم باغ کے

منصوبہ پر کام شروع ہے۔ اس منصوبہ کے تحت مسلم باغ کے علاقہ میں کن جوگی کی سکیم مکمل ہونے کے قریب ہے۔ خضدار کے علاقہ میں لک عبدالرحمن اسکیم پر کام شروع ہے۔ حکومت برطانیہ کی امداد سے بھی پندرہ اسکیموں پر کام شروع کیا جائے گا۔ اس وقت مستونگ میں اماچ پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔

بلوچستان میں آبپاشی کی بعض اسکیمیں ایسی ہیں۔ جن کی کارکردگی وقت کے ساتھ متاثر ہوئی ہے۔ ایسی چھیالیس اسکیموں کی بہتری کے لیے عالمی بنک کے تعاون سے ایک جامع منصوبہ بنایا گیا ہے۔ جس میں ستائیس ۲۷ اسکیمیں مکمل کر لی گئی ہیں اس سال کیرتھر کے نہری علاقہ میں ڈسٹری بیوٹریز (DISTRIBUTORIES) کو بہتر بنانے کے لیے پچپن لاکھ روپے کے منصوبہ پر کام ہو رہا ہے۔ جیردین کے علاقہ میں فیز نمبر I کے منصوبہ کو بھی بہتر بنانے کے لیے ستر لاکھ روپے خرچ کیے جا رہے ہیں۔ جیردین کے علاقہ میں فیز نمبر II پر بھی کام شروع کیا جا رہا ہے۔ اگلے سال اس منصوبہ کے لیے دو کروڑ روپے کی رقم مختص کر دی گئی ہے۔

زیر زمین آبی وسائل کی ترقی کے لیے ٹیوب ویل لگانے کا جامع پروگرام ہے۔ محکمہ آبپاشی چالیس ۴۰ ٹیوب ویل اپنی ڈرلنگ مشینوں سے مکمل کرے گا۔ اس کے علاوہ ۱۴ ٹیوب ویلوں کے لیے پرائیویٹ فرموں سے ٹنڈر طلب کر لیے گئے ہیں۔ اور یہ کام کسی مناسب پرائیویٹ فرم کو دیا جائے گا۔ واپڈا کا ہائیڈروجیالوجی ڈائرکٹریٹ اس سال ستر ۷۰ ٹیوب ویل مکمل کرے گا۔ اس میں سے دس ۱۰ ٹیوب ویل خاران میں، چودہ لورالائی میں۔ سترہ ۱۷ ممبران صوبائی اسمبلی کی مختص کردہ رقم میں سے اور ستائیس ۲۷ دوسری مختلف ایجنسیوں کے ہیں۔ اگلے مالی سال میں بھی ہائیڈروجیالوجی ڈائرکٹریٹ کے ذریعہ تقریباً پچھتر ۷۵ ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔ اس میں سے سولہ ۱۶ خاران میں، پندرہ ۱۵ جھل مگسی میں، تیرہ ۱۳ بارکھان رکھنی میں اور اکتیس ۳۱ ممبران صوبائی اسمبلی کی مختص کردہ رقم میں سے ہوں گے۔

بلوچستان کے ترقیاتی ادارے B.D.A نے نسائی کے علاقہ میں ساٹھ ۶۰ ٹیوب ویل مکمل کر لیے ہیں۔ اب ان ٹیوب ویلوں پر مشینری لگانے کا انتظام کیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی بجلی کی لائنیں بچھائی جا رہی ہیں۔

بلوچستان میں زیر زمین آب کے وسیع ذخائر ہیں۔ جنہیں زراعت کے فروغ کے لیے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ ایشیائی ترقیاتی بنک، کے تعاون سے

کان مہتر زئی میں تیئیس[۲۳]، قلعہ سیف اللہ میں ایک سو دس[۱۱۰] اور سبی میں پچیس[۲۵] ٹیوب ویل لگانے کے لئے تقریباً سینتیس[۳۷] کروڑ روپے کا منصوبہ بنایا گیا ہے، جس پر ابتدائی کام اگلے مالی سال میں شروع کیا جائے گا۔

سرکاری اداروں کی کاوشوں کے علاوہ زمیندار اپنے طور پر بھی زیرزمین آب کو استعمال کرنے کے لئے کافی تگ و دو کر رہے ہیں۔ لیکن ان کی کامیابی کا سارا دارومدار بجلی کی فراہمی پر ہے۔

بلوچستان میں بجلی جن وادیوں میں پہنچتی ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں زرعی اور معاشی تبدیلی نمایاں نظر آنے لگتی ہے۔ وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت بلوچستان کے بیشتر دیہاتوں کو بجلی پہنچا دی جائے گی۔ موجودہ مالی سال میں دو سو تینتالیس[۲۴۳] دیہاتوں کو بجلی فراہم کی جائے گی۔ خضدار سے گدر (عمر آباد)، خضدار سے نال، بھاگ سے ہیرڑی اور جھل مگسی اور لورالائی سے دکی تک بجلی پہنچائی جائے گی۔ اس کے علاوہ رکھنی اور بارکھان میں بھی بجلی پہنچانے کا کام جاری ہے۔ اگلے مالی سال میں دادو، شہداد کوٹ، اور خضدار لائن پر کام کرنے کے لئے تیئیس[۲۳] کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

بلوچستان میں زرعی فروغ کے لئے بلڈوزرز کی طلب اتنی زیادہ ہے کہ ہمیں اپنے موجودہ دو سو پچاس[۲۵۰] بلڈوزروں کی تعداد دگنی کرنی پڑے گی۔

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے بلوچستان کو سو بلڈوزر عطیہ کے طور پر دینے کا اعلان کیا ہے۔ نئے بلڈوزر انشاءاللہ اگلے سال مل جائیں گے اس سال تقریباً ایک لاکھ ستر ہزار گھنٹے بلڈوزروں کا کام ہونے کی توقع ہے جس میں سے اٹھاسی ہزار گھنٹے ممبران صوبائی اسمبلی کی مختص کردہ رقم میں سے ہوں گے اندازہ ہے کہ اس سال پینتیس ہزار (۳۵۰۰۰) ایکڑ رقبہ پر کام ہوگا۔ جبکہ پچھلے سال صرف پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) ایکڑ رقبہ پر کام ہو سکا تھا۔ اگلے سال مزید بلڈوزر آنے سے کام کی استعداد میں وسعت ہو گی۔

بلوچستان کے چار اضلاع لورالائی، بیلہ، کچھی اور نصیر آباد میں عالمی بنک کے تعاون سے ۱۸ کروڑ روپے کا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت زراعت کا توسیعی عملہ زمینداروں کو ان کی زمینوں پر زرعی امداد، معلومات فراہم کرے گا۔ اگلے سال ایشیائی ترقیاتی بنک کے تعاون سے ٹڑکل ایریگیشن کے منصوبہ

پر کام شروع کیا جائے گا۔ آن فارم واٹر مینجمنٹ (ON FARM WATER MANAGEMENT) کا منصوبہ بلوچستان کے بہت سے اضلاع میں جاری ہے۔ بلوچستان میں کیمیائی کھاد کا استعمال تقریباً ۲۲ ہزار ٹن ہے جو پچھلے چھ سال کی نسبت تین گنا ہے۔ اس سال ہوائی سپرے سوا دو لاکھ ایکڑ پر اور زمینی سپرے بھی تقریباً اتنے ہی رقبہ پر کیا گیا ہے۔

اگلے مالی سال میں زرعی تربیتی ادارہ بلیلی میں زرعی کالج شروع کرنے کی تجویز ہے۔ مرکزی حکومت نے بھی بلوچستان میں زرعی کالج کھولنے کا منصوبہ اپنے ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا ہے۔

لائیو سٹاک ترقیاتی منصوبہ کے تحت فیڈ مل، ملک پلانٹ اور ویکسین بنانے کے سینٹر مکمل کر لئے گئے ہیں۔ ان کو چلانے کا کام اگلے سال شروع کیا جائے گا۔ اگلے سال کچھی، خاران، پنجگور اور ڈیرہ بگٹی کے اضلاع میں محکمہ کے ضلعی دفتر کھولے جائیں گے۔

ماہی گیری کے شعبہ میں پسنی میں ماہی بندرگاہ جس پر اندازاً ۵۶ کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ مزید پیشرفت ہوگی۔ جناب وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ماہی گیری کا ڈائریکٹوریٹ مستقل طور پر کراچی سے پسنی منتقل ہو چکا ہے۔

صنعت و حرفت و معدنیات

حکومت نے صنعتی ترقی کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں۔ حب کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں اب تک ۲۱۰ صنعتی یونٹوں کی منظوری دی جا چکی ہے اس وقت تینتیس ۳۳ کارخانوں میں کام شروع ہو گیا ہے۔ ایک سو نو ۱۰۹ صنعتی یونٹ تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ حب انڈسٹریل اسٹیٹ کے باہر کے صنعتی علاقے میں چوراسی ۸۴ صنعتی یونٹوں کی منظوری دی گئی ہے۔ جس میں باسٹھ کارخانے کام کر رہے ہیں اور بائیس ۲۲ تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ کوئٹہ اور ڈیرہ مراد جمالی میں بھی صنعتی علاقوں میں بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں پیشرفت ہوئی ہے۔

بلوچستان کے ترقیاتی ادارہ (BDA) سے باہمی شراکت کی

بنیاد پر کوئٹہ میں سلفر کا کارخانہ قائم کیا ہے اسی بنیاد پر حب میں معدنیات کے استعمال سے کیمیکل بنانے کا کارخانہ زیر تعمیر ہے۔

اندرون بلوچستان چھوٹی صنعتوں کے قیام کی کافی گنجائش ہے حکومت مقامی لوگوں کو صنعتیں لگانے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کرے گی۔ معدنیات کے نجی شعبہ کو آمدورفت کی بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے اس سال دکی کول فیلڈ، شاہرگ زالاوان اور سرگٹ کے علاقہ میں سڑکیں تعمیر کی جارہی ہیں۔

لیبر/مین پاور

حکومت نے اگلے سال محنت کشوں کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے خصوصی اقدامات کئے ہیں۔ کوئٹہ اور حب میں سوشل سیکورٹی انسٹی ٹیوٹ قائم کئے جائیں گے ان اداروں کے لئے میڈیکل آفیسر، سوشل سیکورٹی آفیسر اور دوسرا ضروری سٹاف مہیا کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ حب اور گڈانی میں ڈپٹی ڈائریکٹر مقرر کئے جائیں گے۔ مکران، قلات اور سبی ڈویژنوں کے لئے محکمہ کو لیبر افسروں کی اسامیاں مہیا کی جائیں گی۔ تاکہ محنت کشوں کے مسائل مقامی طور پر حل ہو سکیں، لورالائی، شاہرگ اور چامخی میں مائینز لیبر ویلفیئر افسر مقرر کئے جائیں گے۔

سوشل ویلفیئر

اگلے سال سماجی بہبود کے اداروں کو اندرون بلوچستان پھیلا دیا جائے گا۔ اورماڑہ، ڈیرہ مراد جمالی، حب، لہڑی، قلات اور ہرنائی میں کمیونٹی سینٹر قائم کئے جائیں گے۔ اور ان علاقوں میں سوشل ویلفیئر افسر مقرر کئے جائیں گے۔ کوئٹہ میں گہوارہ (BABY CARE CENTRE) کے لئے باقاعدہ سٹاف مہیا کیا جائے گا۔ لیڈی ڈفرن ہسپتال کوئٹہ، ہیلپر آئی ہسپتال، فاطمہ جناح ٹی بی سنٹوریم اور ڈسٹرکٹ ہسپتال تربت کے لئے سوشل ویلفیئر افسر مقرر کئے جائیں گے۔

سول ورکس

(سڑکوں اور عمارات کی دیکھ بھال)

اگلے مالی سال میں سڑکوں اور عمارات کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے سوا اکتالیس کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ جب کہ موجودہ سال یہ رقم اکتیس کروڑ روپے تھی۔ اگلے سال تقریباً ۲۰ ہزار میل نئی سڑکیں محکمہ مواصلات کی تحویل میں دی جائیں گی۔ اس طرح تقریباً ایک ہزار نئے گینگ مین لگائے جائیں گے اس وقت پانچ ہزار گینگ مین تقریباً بارہ ہزار میل سڑکوں پہ کام کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی بدقسمتی سے ہماری سڑکوں کی حالت تسلی بخش نہیں ہے۔

سڑکوں کی حالت بہتر بنانے میں ہمیں ممبران صوبائی اسمبلی کا تعاون درکار ہے۔ کوئٹہ شہر میں سڑکوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ صوبائی حکومت نے حال ہی میں ایک کروڑ روپے کی رقم شہر کی سڑکوں کو ٹھیک کرنے کے لئے دی ہے اس کے علاوہ تینتیس لاکھ روپے سبی شہر کی سڑکوں کو ٹھیک کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔

بلدیاتی ادارے

بلدیاتی اداروں سے حکومت کو کافی امیدیں وابستہ ہیں۔ حقیقت میں تمام مقامی مسائل اور مقامی ترقی کے چھوٹے منصوبے بلدیاتی اداروں کے توسط سے پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ ہمیں مقامی کونسلوں کو زیادہ سے زیادہ مستحکم بنانے کی ضرورت ہے۔

حکومت کی تجویز ہے کہ مقامی کونسلوں کے ترقیاتی منصوبے پر عملدرآمد کے لئے فنی ماہرین مقرر کئے جائیں۔ اس سے کام کا معیار بہتر ہونے کی توقع ہے۔

اب میں آخر میں چند اہم باتوں کی طرف آنا چاہوں گا جن کا تعلق ان مسائل سے ہے۔ جو پچھلی دفعہ اسمبلی میں بجٹ پہ بحث کے دوران خصوصی طور پہ

اٹھائے گئے تھے۔ وہ تمام نکات جن کی معزز اراکین اسمبلی نے نشاندہی کی تھی ہم نے خلوص دل سے کوشش کی کہ ان پر پورا پورا عملدرآمد ہو سکے۔ حقیقتاً ہم نے تقریباً ہر ماہ صوبائی کابینہ ان نکات کی پیشرفت کا جائزہ لیا۔ خدا کا فضل ہے کہ آج میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم نے کافی حد تک ان مسائل کو حل کرنے میں کامیابی حاصل کی اب میں ان نکات کی تفصیل کی طرف آؤں گا۔

۱۔ موجودہ سال کی طرح اگلے سال بھی ممبران اسمبلی کی وہ تمام سکیمیں سالانہ ترقیاتی پروگرام ۸۷-۱۹۸۶ء میں شامل کی گئی ہیں۔ جو انہوں نے اپنی مختص کردہ رقوم کے اندر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو بھیجی ہیں۔

۲۔ ممبران صوبائی اسمبلی کی خواہش کے مطابق ڈپٹی کمشنر صاحبان کو اسلحہ کے لائسنس جاری کرنے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔

۳۔ صوبائی حکومت نے چیف سیکرٹری کی سربراہی میں تشکیل دی گئی کمیٹی کی سفارشات مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی سول سروس کو بہتر بنانے کے احکامات جاری کئے ہیں۔ پچھلے چند ماہ میں صوبائی سول سروس کے افسران کو خاطر خواہ ترقیاں دی گئی ہیں۔

۴۔ ممبران صوبائی اسمبلی کی مقامی، ضلعی، ڈویژنل سطح پر سفارشات پر عملدرآمد کے لئے خصوصی ہدایت جاری کی گئی ہیں۔

۵۔ کوہلو، توبہ کاکڑی، توبہ اچکزئی، برشور، کاکڑ خراسان، موسیٰ خیل، ڈرگ اور کنگ منڈائی کے پراجیکٹ ایریا میں جو کمیٹیاں تشکیل دی گئی تھیں ان میں متعلقہ ممبران صوبائی اسمبلی کو شامل کیا گیا ہے۔

۶۔ بارکھان کو پراجیکٹ ایریا بنا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ خاران اور جھل مگسی کو بھی پراجیکٹ ایریا بنایا گیا ہے۔

۷۔ حکومت بلوچستان نے اب یہ پالیسی اپنائی ہے کہ ملازمین کو غیر ضروری طور پر ملازمت میں توسیع نہ دی جائے۔

۸۔ ژوب میں بلڈ بنک قائم ہو گیا ہے۔

۹۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کے اجراء کے لئے خصوصی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ یہ معاملہ کابینہ میں پیش کیا گیا تھا اور صوبائی وزیر خوراک جناب بہادر خان بنگلزئی کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو

جلد ہی اپنی سفارش کابینہ کو پیش کرے گی۔

۱۰۔ روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے لئے بلوچستان کے ایمپلائمنٹ سیل کو مزید فعال بنایا گیا ہے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ مرکزی سطح پر تمام اسامیوں پر بلوچستان کے لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا۔ مرکزی ادارے مثلاً واپڈا، پی آئی اے، سٹیل مل اور بنکوں میں بلوچستان کے لوگوں کو بھرتی کے لئے خصوصی اقدامات کئے گئے ہیں۔

۱۱۔ رشوت کو کم کرنے کے لئے حکومت نے ممبران اسمبلی کی سربراہی میں کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ رشوت ستانی کو کم کرنے کا کام عوامی نمائندوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ اس کار خیر میں کتنی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ اگر اس سلسلے میں کوئی دشواریاں ہیں۔ تو حکومت ان تمام دشواریوں کو ختم کرنے کے لئے خصوصی اقدامات کرنے کو تیار ہے۔ اگر اب بھی جبکہ یہ کام عوامی نمائندوں کے سپرد ہے خدانخواستہ کامیابی نہ ہوئی تو ہماری یہ بہت بڑی بدقسمتی ہوگی۔ یہ آپ کا فرض ہے کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سڑکوں کی مرمت تسلی بخش طریقے سے ہو۔ نئی سڑکیں اچھی بنیں۔ آبپاشی اور زراعت کی سکیمیں بہتر طریقے سے مکمل ہوں۔ سکولوں، ہسپتالوں اور دوسری سرکاری عمارتوں کے کام کا معیار بہتر ہو اور مختلف محکموں میں کمیشن جس کا پچھلے اجلاس میں بار بار تذکرہ رہا، ختم ہو جائے۔

۱۲۔ بلوچستان میں جو صنعتیں لگائی جارہی ہیں۔ اس میں ہماری پوری پوری کوشش ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کو روزگار فراہم ہو۔ ہمارے وزیر صنعت جناب میر نصیر خان مینگل نے تمام بڑی بڑی فیکٹریوں کا خود معائنہ کیا اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی خصوصی ہدایات جاری کیں کہ مقامی لوگوں کو روزگار فراہم کیا جائے۔

۱۳۔ بلوچستان کی لیویز کا پچھلے اجلاس میں تقریباً ہر ممبر نے ذکر کیا اس کو مستقل کر دیا گیا ہے۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تقریباً سات کروڑ روپے درکار ہوں گے۔

۱۴۔ لورالائی اور نصیر آباد ڈویژن قائم کرنے کی تجویز اگلے مالی سال میں شامل ہے

صوبائی حکومت نے کچھ اور اہم فیصلے کئے ہیں۔ جن کی تفصیل بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ بلوچستان میں اس وقت کوئی چھبیس ہزار اسامیاں ہیں۔ ان میں سے صوبائی حکومت اڑتیس ہزار اسامیاں اگلے سال سے مستقل کرے گی۔ یہ فیصلہ صوبائی ملازمین کے لئے نہایت ہی خوش آئند ہوگا اس کے علاوہ تقریباً تین ہزار ملازمین کو جو کہ (CONTINGENT PAID) ملازمین ہیں اور انہیں صرف پانچ سو روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اب مستقل کر دیئے جائیں گے۔ اس طرح وہ پوری تنخواہ اور الاؤنس پانے کے علاوہ پنشن کے بھی حقدار ہوں گے۔ حکومت کو اپنے تمام ملازمین کی فلاح و بہبود کا پورا احساس ہے۔ اساتذہ کے صوبائی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب مراعات کا پہلے ہی اعلان کیا جاچکا ہے۔ صوبائی حکومت کی خواہش ہے کہ پے کمیٹی مزید مراعات کے دینے میں جہاں تک ممکن ہو تعمل نہ کرے۔ اور ہمارا نمائندہ ہمارے علاقے کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ ہماری کابینہ کے قائد کو اپنے اہلکاروں کی تکالیف کا پورا علم ہے۔ اور صوبائی حکومت نے پہلے ہی اپنی سفارشات مرکزی حکومت کو بھیج دی ہیں۔ ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ پے کمیٹی اپنا کام کم سے کم وقت میں مکمل کرکے اپنی سفارشات مرکزی حکومت کو پیش کردی گی۔

بلوچستان میں فنی ماہرین کی شدید کمی کو فوری طور پر پورا کرنے کیلئے پچیس اسامیوں کا ایک پول (POOL) بنانے کی تجویز ہے۔ جنہیں بعد میں مختلف محکموں میں تعینات کیا جائے گا۔ اس سال تین ہزار دو سو کے قریب نئی اسامیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جبکہ اگلے سال یعنی ۱۹۸۶-۸۷ء میں تقریباً ۱۲ ہزار نئی اسامیاں مہیا کی جائیں گی اس طرح روزگار کے سو فیصد مزید مواقع فراہم ہوں گے۔ اب میں حکومت کے وسائل یعنی ٹیکس کی بات کروں گا۔ ہم نے بلوچستان کی معاشی ترقی اور عوام کی فلاح و بہبود کیلئے کئی اقدام کئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس پر مزید اخراجات ہوں گے۔ جب اخراجات بڑھتے ہیں۔ تو حکومت کو نئے ٹیکس لگانے پڑتے ہیں۔ ہمارے پاس نئے ٹیکس لگانے یا پہلے سے عائد شدہ ٹیکسوں کو بڑھانے کی کئی تجاویز پیش کی گئیں۔ حیردین کے علاقہ میں ڈیویلپمنٹ سیس لگانے کی تجویز اس سال بھی لائی گئی۔ آبیانہ کے ریٹ ہر سال ۲۵ فیصد بڑھانے کا فیصلہ تو کئی سال پہلے سے کیا ہوا ہے۔ بلڈوزر کے نرخ بڑھانے کی تجویز بھی کی گئی اسی طرح پراپرٹی ٹیکس چند شہروں مثلاً چمن، نوشکی، ژوب، لورالائی، دکی، ہرنائی، سبی ڈیرہ مراد جمالی، جھٹ پٹ، لیبی اور پنجگور میں لاگو کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔ لیکن

حکومت نے بلوچستان کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر فیصلہ کیا کہ اگلے سال کوئی مزید بوجھ نہ ڈالا جائے۔ البتہ ٹیکسوں کے وصولی کے نظام کو بہتر بنانے کیلئے کئی اقدامات کئے جائیں گے امید ہے کہ ان اقدامات سے ہماری آمدنی بڑھے گی۔

حکومت کے ان فیصلوں سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ ہم نے خلوص دل سے کام کیا ہے۔ ہم نے ان تمام منصوبوں کو شامل کیا۔ جنہیں آپ چاہتے ہیں۔ ہم نے ان تمام مسائل کا حل پیش کیا۔ جن کی آپ نے پچھلے بجٹ اجلاس میں نشاندہی کی تھی۔ ہماری کابینہ نے اپنے وزیراعلیٰ جام میر غلام قادر خان صاحب کی سربراہی اور گورنر بلوچستان جناب جنرل محمد موسیٰ کی رہنمائی میں محدود مدت میں عوام کے مسائل حل کرنے کی مخلصانہ کوشش کی ہے۔ میں اپنے ساتھی ممبران اسمبلی کا بھی مشکور ہوں۔ کہ انہوں نے ہمارے رفقائے کار سے بھرپور تعاون کیا۔ ہماری کامیابی آپ تمام ساتھیوں کے تعاون کی مرہون منت ہے۔ ہمیں بلوچستان کو ترقی دے کر کم سے کم مدت میں ملک کے دوسرے صوبوں کے برابر لانا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر شخص جتنا ممکن ہو سکے حکومت سے تعاون کرے۔ بلوچستان کی ترقی کے لئے کی جانے والی خدمت کو عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ میں تمام متعلقہ لوگوں سے یہ درخواست کروں گا۔ کہ وہ اپنے ہم وطنوں کی خدمت کے لئے فراہم ہونے والے مواقع کو اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان تصور کریں اور بلوچستان کو ایک عظیم اور خوشحال صوبہ بنانے کے عظیم کام میں اپنی حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ پاکستان زندہ باد

(تالیاں)

مسٹر اسپیکر:۔ میں میر ہمایوں صاحب کو ایک اچھا اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ سال ۸۷-۱۹۸۶ء کے لئے سالانہ بجٹ اور ادر ضمنی بجٹ برائے سال ۸۶/۸۵ء پیش ہوا۔ جو معزز اراکین بجٹ پر عام بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ وہ مہربانی فرما کر کل تک اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو دے دیں تاکہ تقاریر کے لئے وقت کا تعین کیا جا سکے شکریہ

مسٹر اسپیکر:۔ اب اجلاس کی کارروائی مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۶ء کی صبح ساڑھے نو بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(سہ پہر ساڑھے پانچ بجے اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۶ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)